കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം
തിയ്യതി..........................
പ്രോഗ്രാം കമ്മിറ്റി

جنگ خون ایک مسئلہ ہے

پرانے زمانے سے ہی انسان طبیعی طور میں اپنے
مشاکل اور مسائل کو حل کرنے کے لیے حلول کے تلاش کرتا ہے۔ زمان کی
تیزی کے مناسب اس کے حل کے اثر زیادہ کامدار و کامیاب ہی ہونا
رہتا ہے۔ جتنے کے اس میں سے ایک تھا "جنگ" - واقعہ ہے
کہ اس کے ایجاد حل کے طور پر تھا لیکن معاصرہ طور میں اس کا
مسائل وطن ، دینی اور قوم پار کے ایک بین الاقوامی مشکلہ
پیش آتے ہے۔ ریاستی مسائل سے لیکر بین الاقوامی اقتصادی
اور مالیاتی قیمت کی تباہی اور انسان کے پیدائشی حقوق کے
بے احترامی بھی اس کے مثالیں ہیں۔ آخرکار انسان ہی جنگ حل
کرنے کے طریقہ ڈھونڈتے۔ متحد امم (United Nations) اور یورپا اتحاد
(European union) وغیرہ نکالی ہے۔ جنگ کے حل یہاں ہوتا ہے کہ سبھی عوام
اور خواص ان کے ضرور سمجھنے اس کے معارفہ کریں

جنگ کا مشکلات

"جو جنگ نہیں بناتے وہ باتیں بناتے ہے" یہ مشہور قول
ہمارے وطنی پیتاجی مہاتما گاندی کا ہے۔ جنگ سے کتنے جیں
اور سلامت ہوتے ہیں ایسے دس گناہ ظلم و سناتی ہوتے ہے۔ جنگ کے

اسباب بھی اس میں اہم دور نکالتی ہیں۔ دو ممالک کے آپس میں بے وفاقام دوسروں پر قبضہ جمانے کے غیر مقرر طریقہ قابل کرنا وغیرہ اس میں شامل ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان سارے اسباب جو اکثر طور میں ممالک کے حکمرانوں کے بے انصافی سے ہوتا ہے۔ اس سے شروع ہونا والا جنگ کا سارے اثر غریب بے چارے عوام پر پڑتے ہیں۔ اسے بہتر طور میں سمجھنے کے لیے ہمیں سوڈان کا مثال لینا ہوگا۔ جس کا اصلی جیش ہے سوڈان آرمڈ فورس (SAF) جو عبد الفتاح البرہان کے نگرانی میں ہے اور نئی جیش راپڈ سوڈان فورس (RSF) جو محمد حمدان کے نگرانی میں ہے۔ جب ان دونوں فریقیں اپنی حکم کی لالچ سے جب جنگ شروع کیا تو سارے مسائل ان بے گناہ بے چارے لوگوں اور عموم کو سامنے کرنے پڑے۔ کھانے کے بے وجودی اور پانی کا قلت بدنی کمزوریت اور وطنی امتیازات بھی اس میں سے کچھ مثالیں ہیں۔

ہر ایک جنگ جو معمولی باتوں سے شروع کرتے ہے ان سارے کا نتیجہ ان جیسے نفرت اور خسارت ہی ہوتی ہے جو عام طور میں حکمراں کو حفاظت اور عموم کو سزا دیتے ہیں

جنگ کے اسباب

سبھی مشکلہ دار جنگوں کے پیچھے کوئی نہ کوئی ان دیکھ اسباب

ہوگا جس سے وہ شروع ہوتی ہے۔ اس میں سے سب سے بڑے مشکل آپس نفرت اور بے وفاقت ہوتا ہے۔ یہ مختلف طریقے میں ہوتے ہیں کہ دو ریاستی، وطنی یا بین الاقوامی فریقوں کے آپس میں یہ ممکن ہے۔ جو سوداں میں واقع ہوئے ہیں وہ ایک وطنی سطح جنگ ہیں جس میں دو سودانی فریقوں ہی شرکت اٹاتی ہے۔ لیکن جو فلسطین اور اسرائیل کے آپس میں ہوئے ہیں وہ بین الاقوامی جنگ ہے جو عام طور میں زیادہ تباہی دار ہوتے ہیں۔ لیکن سب کا نتیجہ خلاصہ میں تباہی ہے۔

اس کے ایک اور سبب ہے کے حکم کا لالچی۔ اس کے بہترین مثال کے لئے ہمیں اپنے ہی وطن کے تاریخ کے سوا کیا ہے۔ جب برطانیوں نے ہمارے ملک پر قبضہ جمانے کے خواہش سے یہاں آئے تھے تو ہمارے ملک والوں مذہب، زبان اور ثقافت کے بے اختلاف ایک ہوکے ان برطانیوں سے جنگ لڑا۔ وہاں کے سبب جو جنگ تک ہمیں لے آیا وہ برطانیوں کے حکم کرنے کا لالچی ہے۔

حاضری اور معاصرہ دور میں اس کا اثر ہمیں امیرکا کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ (Donald Trump) میں دیکھ سکتا ہے جو سارے وقت آرکٹک منطقہ (artic region) کا سب سے بڑے جزیرہ گرین-لانڈ (Greenland) پر قبضہ جمانے کے کوشش میں ہے۔ اس کا کوئی اچھا ارادہ نہیں ہے۔ وطن کے بے سلامتی کے نام میں وہ وطن کے داخلی امور میں اپنے سر ڈال کر اس کا قبضہ لگانے اور قیمت دار جوہروں جیسے یورانیم (Uranium) اور تھوریم (Thorium) چوری کرنے کا کوشش کرتی

ہے۔ لیکن اس کے نتیجے بھی ایک بین الأقوامی جنگ ہے جس کے
بارے میں ڈینمارک (Denmark) باتیں لگاتے ہیں۔

جنگوں کے ایک سبب یہ بھی ہے کہ حکومت کا امور
ادا کرنے میں بے اہتمامی جس سے دولت کے بہت قیمت فائع ہوتے
ہیں ۔ اپنے ملک سے مستحق رعایت اور اعتبار ملنا ہر ایک ہیوے
انسان کے حق ہے لیکن جب ملک اس بات میں مناسب اہتمام
نہیں دیتے تو داخلی جنگیں یعنی سول جنگیں (civil war) شروع ہوتے
ہیں ۔ نیپال کے بارے میں بھی یہ ہوا۔ حاضر طور کے زمانے کے مطابق
اصطناعی عقل اور سوشیال میڈیا پلیٹ فوم دینے میں جب حکومت
کمزور ہو گیے تو وہاں کے لوگ خصوصا نوجوانوں ہی جنگ
اور مظاہرہ شروع کیے تھے۔

یہ جیسے بہت اسباب سے جنگ شروع ہوتے ہے لیکن
سب کے نتیجہ میں صرف تباہی اور غربت ہی آتے ہے جس سے جنگ
حاضر اور معاصر زمانے کے سب سے بڑے مسئلہ بنتے ہے۔

ان مسائلوں کے کیا حل ہے....؟

یہ سچ ہے کہ جنگ ایک مشکل اور مسئلہ ہی ہے۔ لیکن سب
سے مناسب سچ یہ ہوتا ہے کہ ہر مشکلہ کے لئے حل ہوتا ہے۔ تو جنگ
کے حل کیا ہے۔ معاصرہ انسان اسی کے جواب میں ہی بہت متحدات
اور گروہوں کے شروع وار فرماتے ہیں جس کا بہترین مثال ہے متحدہ

امم (UN) اور سارک (SARK). ان کے اہمیں سمجھنے کے لئے ہمیں اس کا
تاریخی خلفیہ دیکھنے چاہئے - متحدہ امم کے سروور ہی ایک
سلامتی گروہ جس کا نام لیگ اوف نیشنز (League of Nations) تھا اس
کے قابلیت سے شروع ہوا پہلی عالمی جنگ سے جب سے قوم کی رکاوٹ
تھے تو عالمی چین کے حفاظت کے لئے یہ بنایا گیا لیکن سخت معارضہ
اور امانت والوں کے بے اہتمامین سے اپنے اپنے بنیادی ارادہ حاصل
نہیں کر سکی کہ دوسری عالمی جنگ میں وہ پوری طور میں
بے اثر ہو گیا اور متحدہ امم کے شروار کا آمد کے سبب ختم ہو گیا-
ان کے حلول میں عالمی وفاقی اور اتحادی قرارات بھی شامل
ہے- جس سے ممالکوں کو اپنے سلامت اور چین بے مشکل حفاظت کر
سکتے ہیں- کیونکہ قرار ایک ایسے رکاوٹ ہے جو دیکھ نہیں
سکتے لیکن اس میں سجل اور خط ڈالنے سے وفا فرمانا لازمی پیش
آتے ہیں- ناٹو (NATO) اس کا ایک مثال ہے جس سے گرین لانٹ (Greenland)
آج سانس لیتی ہے-

اور ان سارے مشکلات کے سبب سے بہترین اساسی وفاقی
بات چیت ہوتی ہے- کیونکہ کئی جنگیں ایسے ہے کہ جو کچھ
بے صحیح فہم اور نادان علوموں سے شروع ہوتا ہے- ان کو
ہٹا کر ایک صحیح سلامت فضا کے حفاظت کے لئے بات چیتی بہت
فائدہ مند بنتے ہیں- وہاں سلاحیں نہیں بلکہ حضارت
اور ثقافت بات کرتے ہیں- وہاں دشمن نہیں بالکل اچھے تعلقات قائم
ہوتے ہیں- روسی (Russia) اور اران (Iran) کے جو جنگ زمانوں

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

بے عالمی اہمیت حاصل کیے ہے۔ اس کے حل قریب لانے میں سب سے
زیادہ مور کیے والے ماجرا امیرکا کے واسطہ میں قائم کیے ہوے بات
چین ہیں جہاں دونوں صدروں کے بے فہموں کو ہٹا لگ بکی
95% تک جنگ کو حل کرنے سکا تھا۔ لیکن یہاں سب سے اہم بات
یہ ہے کہ واسطہ اٹھانے والے ملک سے فریقیت پیش کرنا ضروریت
ہے کہ آپس ناراضی سے جنگ نہ زیادہ ہوجاتے۔

میرا قلم یہ جوٹ نہیں بولنے چاہتے کہ جنگ سے کوئی
منفعت نہیں ہونے۔ یہ سچ کہ ہے کچھ منفعت ہے جیسے
کے علم و ثقافت کے کاروبار اور پرانے طریقہ پر محصور ممالک
کو نئے ٹیکنولوجی وغیرہ پر خبر لگانے کا موقعہ - جیسے
کہ ہندستان برطانیوں سے پڑھے - وغیرہ اسی میں شامل ہے۔

ان سارے حلول کے اوپر آج کا زمانے میں سب سے اہم بات
یہ ہے کے جنگ - تحفیر ممالک کو عالمی انفراد بن دینا۔ کیونکہ
حاضری عصر اور زمانے میں جنگ کے توجہ بالکل الگ ہیں۔ اس
کا سب سے بڑا وجہ یہ ہے کہ آج کے زمانے میں امیرکا سارے ممالک
اور اتحادات سے زیادہ قوت اور طاقت حاصل کیے ہیں۔ جس سے
وہ عالمی قرارات کو توڑ کر اسی لوگ کا حفاظت پانی میں ڈالنا
چاہتے ہے

چین (china) پر خوج زیادہ کرنا (Tarif rising) سے شروع کرتے ہوے
آج وہ وینیزولا کے داخلی امور میں سر ڈال کر وہاں کے صدر
نکولاس مڈرو (Nicholas Madura) اور سلیہ فرانسس (silia Fransis) کو

قبضہ کرتے صاف صبح میں وہ ادھر کے تیل چوری کرنے اور ساری
عالمی قرارات کو حقارت فرمانے وہ گرین لانٹ کا حکم اپنے
قبضے میں جمانے کا کوشش ادا کرتی ہے۔

اس معاصرہ جنگ جیسے بڑا ہو امریکا کے جنگ
نظام (American war style) چلاتے ہے اسی کا سبب سے اثرمند حل
صرف عالمی انفرادیت ہے۔ کیونکہ امیریکا کو اب طرح کی جنگ اور
ظلم کرنے کی ہمت اس کا یہ سوچ سے آتا ہے کہ اسے پورے عالم پر
قبضہ جمانے کی طاقت ہے۔ لیکن اصول پہ مشکل بھی
ختم کیا تو ہمیں ایک بار بھی ہمارا سندر بے ظلم چین دار عالم
کو دیکھ سکتے ہیں۔

نتیجے میں ہمیں یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جنگ کا
آمدکاری انسانیت کے ختم کے معنی ہے۔ آج تک اسی عالم میں
جو جنگیں قائم ہوئے ہے اس کا حاصل سبھی وقت منفعت سے
زیادہ نقصانات ہوتے ہیں۔ حکمرانوں کے مزے کے
مطابق شروع ہونے والے جنگ ایک قوم کے پورے انسانیت کو
ختم کرنے سے ہی حل لیتی ہے۔

ہر ایک انسان کو یہ سمجھنا بہت ضرورت ہے کہ "جنگ
خود ایک مسئلہ ہے" کیونکہ وہ خود اپنے آپ اور حکمرانوں کو اب
جنگ لڑنے سے روکے تاکہ چین اور سالمتی سے ہمیں یہ عالم
کو باقی رکھا سکے۔ کیونکہ جنگ ختم کرنا صرف ایک حکمران یا

خاص آدمی کا ذمہ داریت نہیں ہوتے بالکہ پورے عالم اس کے ساتھ
لینا بہت ضروری ہے۔ اور اس سمدار مسئلہ کے حل ہمیں حاصل
کرنے کے لئے صرف عالمی اور قومی اتحاد و اتفاق حاصل کرنا
ہی ہوتا ہے۔ یہ اتحادیت سے ریاستی سطح ۔ جیسے پرانے
گاووں ممالک سے لیکر عالمی سطح تک۔ جیسے اسرائیل
اور فلسطین۔ تک جنگ کا اثرات اور انسانیت کا اختتام لا سکتے
ہیں۔